شامل ہیں جن سے شریعت نے منع کیا ہے، حرام اور ممنوعہ چیزوں کا کاروبار بھی ناجائز طریقے سے مال کھانے کی ایک صورت ہے۔

- لین دین کے معاہدے پر گواہی

وَاشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ (البقرہ ۲: ۲۸۲)

اور خرید وفروخت کے وقت گواہ مقرر کرلیا کرو۔

- معاہدۂ دین کو تحریر میں لانے کی ترغیب

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرہ ۲:۲۸۲)

اے ایمان والو! جب بھی تم دین کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔

- اذانِ جمعہ کے بعد بیع وشراء کی ممانعت

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (الجمعة ۶۲: ۹)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔

- نماز جمعہ کے بعد کاروبار کی اجازت

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (الجمعة ۶۲:۱۰)

تو جب نماز ختم ہو جائے اس وقت تم زمین میں چل پھر سکتے ہو اور اللہ کا فضل یعنی روزی کی تلاش کر سکتے ہو، اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، اس طرح تم فلاح حاصل کر سکو گے۔

- ناپ تول میں کمی کی ممانعت

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ (الانعام ۶:۱۵۲)

اور ناپ تول پورا کرو، انصاف کے ساتھ۔

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ○ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَ هُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ (الشعراء ۲۶: ۱۸۲-۱۸۳)

اور سیدھی صحیح ترازو سے تولا کرو، لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو، بے باکی کے ساتھ زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ○ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ (الرحمٰن ۵۵:۸-۹)

میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ (المطففین ۸۳:۱-۳)

تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لیے جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھٹا کر دیتے ہیں۔

- معاہدے کی پابندی

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (المائدہ ۵ : ۱)

اے ایمان والو! معاہدوں کی پوری پابندی کرو۔

احادیث نبوی

- اشیاء جن کی بیع ناجائز ہے۔

عن أبي مسعود الأنصاري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن.(صحيح بخاري ،كتاب البيوع ،باب ثمن الكلب:۲۲۳۷)

ابو مسعود انصاری روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، بدکار عورت کی کمائی اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

قال أبي جحيفة رضي الله عنه : إن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الدم وثمن الكلب وكسب الأمة ولعن الواشمة المستوشمة وأكل الربا وموكله ولعن المصور.(صحيح بخاري، كتاب البيوع ، باب ثمن الكلب: ٢٢٣٨)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے اور لعنت فرمائی ہے گودنے والی، گدوانے والی عورتوں پر، سود کھانے والے پر، دوسرے کو کھلانے والے پر اور تصویریں بنانے والے پر۔

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عام الفتح وهو بمكة : إن الله ورسوله حرم بيع الخمر و الميتة و الخنزير و الأصنام ' فقيل: يا رسول الله أرأيت شحوم الميتة فإنها يطلى بهاالسفن ويدهن بهاالجلود ويستصبح بهاالناس؟فقال لا، هو حرام ثم قال رسول الله ﷺ عند ذلک: قاتل الله اليهود إن الله لماحرم شحومها جملوه ثم باعوه فأكلوا ثمنه.(صحيح بخاري، كتاب البيوع، باب بيع الميتة و الأصنام: ٢٢٣٦)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن کہتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے شراب، مردار، سؤر اور بتوں کی خرید وفروخت حرام قرار دی ہے، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مردہ جانوروں کی

چربی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس سے چمڑے اور کشتیوں کو چکنا کیا جاتا ہے، لوگ اسے روشنی کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، یہ حرام ہے۔ پھر آپ نے مزید فرمایا: اللہ یہودیوں کو غارت کرے، جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کردی تو انہوں نے اسے پگھلایا، پھر بیچ کر اس کی قیمت کھا گئے۔

عن عائشة رضي الله عنها : لما نزلت آيات سورة البقرة عن آخرهاخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال: حرمت التجارة في الخمر.(صحيح بخاري، كتاب البيوع ،باب تحريم التجارة في الخمر:٢٢٢٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا: شراب کی تجارت حرام قرار دے دی گئی ہے۔

عن انس بن مالک رضي الله عنه قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة إليه وساقيها وبائعها وآكل ثمنها والمشترى لها والمشتراة له.(سنن ترمذي، كتاب البيوع ، باب النهي أن يتخذ الخمر خلا:١٢٩٥، سنن ابن ماجه، كتاب الأشربه، باب لعنت الخمر علي عشرة أوجه: ٣٣٨١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلے میں دس آدمیوں پر لعنت کی ہے: شراب نچوڑنے والے پر، نچڑوانے والے پر، پینے والے پر، لے جانے والے پر، جس کی طرف لے جائی گئی ہو اس پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، خریدنے والے پر، اور

جس کے لیے خریدی گئی ہے اس پر۔

● بیع ملامسہ اور بیع منابذہ کی ممانعت

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين ولبستين : نهى عن الملامسة والمنابذة في البيع. (صحيح مسلم ،كتاب البيوع، باب إبطال بيع الملامسة و المنابذة: ١٥١٢)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو قسم کے سودوں اور دو قسم کے لباس سے منع فرمایا، یعنی خرید و فروخت میں بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔

تشریح: بیع الملامسہ اور بیع المنابذہ جوئے اور قمار کی شکلیں ہیں۔ ملامسہ میں فریقین میں یہ طے ہوتا ہے کہ جس چیز کی خرید و فروخت کا معاہدہ ہو رہا ہے جب خریدار اس پر ہاتھ رکھے گا، یا چھوئے گا تو محض اس ہاتھ رکھنے یا چھونے سے معاملہ مکمل سمجھا جائے گا، بعد میں چیز کو دیکھ کر اُسے سودے کو منسوخ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

بیع المنابذہ میں سودا اُس وقت مکمل سمجھا جاتا ہے جب بائع چیز کو خریدار کی طرف پھینکتا ہے، خریدار کو بعد میں چیز دیکھنے پر سودا منسوخ کرنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

ملامسہ اور منابذہ دونوں میں، چیز معاملہ کرتے وقت اِس حالت میں ہوتی ہے کہ اُسے دیکھا نہیں جاسکتا۔ خریدار محض اپنی قسمت آزمانے کے لیے چیز خریدتا ہے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ چیز اتنے کی نہ ہو جتنی اُس نے قیمت دی ہے۔

● آفت زدہ پھل کو فروخت کرنے کی ممانعت

عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو بعت من أخيك ثمرا فأصابته جائحة فلا يحل لك أن تأخذ منه شيئا، بم تأخذ مال أخيك بغير حق ؟(صحيح مسلم ،

كتاب المساقاة، باب وضع الجوائح: ۱۵۵۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچ دو اور اس پر کوئی آفت آ جائے، تو تمہارے لیے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، تم اپنے بھائی کا مال ناحق کیسے لے سکتے ہو؟

- **پھل کے گدرانے (پکنے کی صلاحیت) سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت**

عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما قال نهى النبي صلى الله عليه وسلّم أن تباع الثمرة حتى تُشقِح ،فقيل: ما تُشقِح؟ قال: تحمارٌ وتصفارٌ ويؤكل منها. (سنن ابي داؤد، كتاب البيوع، باب في بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها ۳۳۷۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ گدرا نہ جائے۔ آپ سے پوچھا گیا، گدرانے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: سرخ اور زرد ہو جائے اور اسے کھایا جا سکے۔

- **مزابنہ کی ممانعت**

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المزابنة (صحيح بخاري، كتاب البيوع ،باب بيع الزبيب بالزبيب: ۲۱۷۳، مسند احمد ، ۲:۵، ۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا۔

تشریح: مزابنہ سے مراد کھجور کے درخت پر موجود پھل کو مقررہ وزن کی خشک کھجوروں (چھوہاروں) سے ناپ کر بیچنا۔

- **کھجوروں کی ڈھیری کو وزن کی ہوئی کھجوروں کے بدلے میں فروخت کی ممانعت**

عن جابر بن عبدالله رضي الله تعالى عنهما يقول نهى رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الصبرۃ من التمر لا یعلم مکیلتها بالکیل المسمیٰ من التمر (صحیح مسلم ،کتاب البیوع ، باب تحریم بیع صبرۃ التمر المجهولة القدر: ۱۵۳۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی ایسی ڈھیری یا مقدار جس کا وزن معلوم نہ ہو، اس کھجور کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا ہے جس کی مقدار معلوم ہو۔

- **غیر معینہ مدت کے لیے پھلوں کے درخت بیچنے کی ممانعت**

عن جابر بن عبد اللہ رضي اللہ عنهما أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن بیع السنین ووضع الجوائح(سنن ابي داؤد ،کتاب البیوع ، باب في بیع السنین: ۳۳۷۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معینہ مدت کے لیے پھلوں کے درخت بیچنے کی ممانعت فرمائی اور پھلوں پر آسمانی آفت پڑنے سے ان کی قیمت خرید میں کمی کرنے کا حکم دیا۔

- **جبری لین دین کی ممانعت**

عن علي ابن أبي طالب رضي اللہ عنه قال : سیأتي علی الناس زمان عضوض یعض الموسر علي ما في یدہ ولم یؤمر بذلک قال اللہ تعالیٰ (ولاتنسوا الفضل بینکم) ویبایع المضطرون وقد نهی النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر و بیع الغرر وبیع التمرۃ قبل أن تدرک (سنن ابی داؤد ، کتاب البیوع، باب فی بیع المضطر: ۳۳۸۲)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں پر ایسا وقت آئے گا، جب ظلم وستم بڑھ جائے گا، مال دار شخص اپنے مال کو دانت سے پکڑے گا جب کہ اس کو یہ حکم نہیں دیا گیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولا تنسوا الفضل بینکم (یعنی آپس میں

اچھا برتاؤ کرنا بھول نہ جانا)، اور مجبور لوگوں سے خرید وفروخت کی جائے گی، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور شخص کی بیع، غیر یقینی امر کے سودے اور پکنے سے پہلے پھل کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔

● بیع العینہ (سودی قرض بذریعہ بیع) کی ممانعت

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إذا تبايعتم بالعينة وأخذتم أذناب البقر ورضيتم بالزرع وتركتم الجهاد سلط الله عليكم ذلا لاينزعه حتي ترجعوا إلي دينكم (سنن ابی داؤد: كتاب البيوع، باب في النهي عن العينة: ۳۴۶۲، مسند احمد ۲: ۴۲، ۸۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے: جب تم عینہ کے ذریعے لین دین کرنے لگو گے اور گائے کی دموں کے پیچھے لگ جاؤ گے، زراعت میں مشغول ہو جاؤ گے اور جہاد ترک کر دو گے، اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دیں گے جو اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہ لوٹ آؤ۔

تشریح: بیع عینہ سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی چیز ادھار فروخت کی جائے اور پھر اس سے وہی چیز کم دام پر خرید لی جائے۔ ایک دوسری شکل یہ ہے کہ کوئی چیز نقد بیچی جائے اور پھر وہی چیز ادھار پر پہلی قیمت کے مقابلے میں زیادہ قیمت پر خرید لی جائے، اور یہ دونوں معاملے اسی مجلس میں طے پائیں۔ یہ دونوں سود کی صورتیں ہیں اور شرعاً منع ہیں، کیونکہ دونوں میں حقیقی اور اصل مقصد ایک ضرورت مند کے لیے رقم کا حصول تھا، اس میں اصل رقم سے زائد، یعنی سود تک رسائی کے لیے ایک چیز کی خرید وفروخت کو ذریعہ اور حیلہ بنایا گیا ہے جو شرعاً درست نہیں ہے۔

☆ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

- شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے کی ممانعت

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيع حاضر لباد و لاتناجشوا و لايبيع الرجل على بيع أخيه ولا يخطب على خطبة أخيه ولا تسال المرأة طلاق أختها لتكفأ مافي إنا ئها (صحيح بخاري، كتاب البيوع ، باب لايبيع على بيع أخيه: ۲۱۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے منع فرمایا، نیز فرمایا کہ سودے پر (جھوٹی بولی دے کر) قیمت مت بڑھاؤ، اور کوئی شخص کسی کے سودے پر سودا نہ کرے، اور نہ اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام ہی دے (رشتے کے لیے) اور کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے انڈیل دے، (یعنی اس کو محروم کر کے اس کا حق خود حاصل کر لے)۔

- غیر یقینی امور پر مشتمل سودوں کی ممانعت

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر (صحيح مسلم ، كتاب البيوع ،باب بطلان بيع الحصاة و البيع الذي فيه غرر: ۱۵۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینک کر کیے گئے اور غیر یقینی امور پر مشتمل سودوں سے منع فرمایا ہے۔

عن عبدالله ابن مسعود رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لاتشتروا السمک في الماء فإنه غرر (مسند أحمد ، مسند عبد الله بن مسعود، ۱ :۳۸۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مچھلی اگر پانی میں ہوتو اسے مت خریدو، کیوں کہ یہ غیر یقینی امر کا سودا ہے۔

تشریح: شریعت نے ہر وہ لین دین جس میں دھوکا، فریب یا لاعلمی ہو، باطل قرار دیا ہے، اور اسے بیع غرر کہا ہے۔ بیع غرر سے مراد یہ ہے کہ مبیع یا ثمن میں سے کسی ایک کی مقدار، صفت یا مدت میں ابہام ہو، یا مبیع کا وجود غیر یقینی ہو، مثلاً ایک ماہی گیر سے یہ سودا کرنا کہ اس مرتبہ جتنی مچھلیاں جال میں آئیں، وہ اتنی رقم کے عوض میری ہوں گی۔ اس معاہدے میں سودا کرنے والے اور ماہی گیر دونوں کو یہ معلوم نہیں کہ جال میں کوئی مچھلی آئے گی بھی یا نہیں، اور اگر آئے گی تو مچھلیوں کی مقدار کتنی ہوگی۔ اس غیر یقینیت کی بنا پر یہ بیع، بیع غرر کہلاتی ہے۔

- **سودے میں قرض اور بیع کو جمع کرنے اور دو شرطوں کی ممانعت**

عن عبداللہ بن عمرو رضي اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل سلف وبیع والشرطان في بیع ولا ربح مالم تضمن ولا بیع مالیس عندک (سنن ابي داؤد، کتاب البیوع، باب في الرجل یبیع مالیس عندہ: ۳۵۰۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرض اور بیع جمع کرنا، یا، ایک بیع میں دو شرطیں جمع کرنا جائز نہیں۔ وہ نفع بھی جائز نہیں جس کی ضمانت نہ لی جائے، نیز اس چیز کی بیع بھی جائز نہیں جو تمہارے پاس نہیں۔

تشریح: حدیث میں مذکور قرض اور بیع سے مراد یہ ہے کہ دونوں معاملوں کو جمع نہیں کیا جا سکتا، مثلاً کوئی شخص کسی کو قرض دے اور ساتھ ہی اپنی کوئی چیز بھی اس کے ہاتھ بیچے، یعنی وہ قرض اس شرط پر دے کہ قرض لینے والا اس سے کوئی چیز خریدے۔ ان دو معاملات کو آپس میں جمع کرنا جائز نہیں۔

دو شرطوں کی صورت یہ ہے کہ بائع خریدار سے کہے کہ یہ چیز نقد سو روپے میں اور ادھار ایک سو پچیس روپے میں تمہیں بیچتا ہوں۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

بغیر ضمانت کے نفع سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کا نفع تو لے، لیکن اس کا نقصان یا خطرہ (risk) برداشت کرنے کے لیے تیار نہ ہو۔

- **نقصان کی ذمہ داری اٹھائے بغیر نفع کی ممانعت**

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الخراج بالضمان (سنن نسائي، كتاب البيوع، باب الخراج بالضمان)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نفع کا حق نقصان کی ذمہ داری کے ساتھ وابستہ ہے۔

- **احتکار (ذخیرہ اندوزی) کی ممانعت**

عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الجالب مرزوق والمحتكر ملعون (سنن ابن ماجه، كتاب البيوع، باب الاحتكار: ۲۱۵۳)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بازار میں سودا لانے والے کو رزق ملتا ہے اور ذخیرہ اندوز ملعون ہے۔

- **ربا الفضل کی ممانعت**

عن ابي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لاتبيعواالذهب بالذهب الامثلابمثل، ولا تشفوا بعضها على بعض ولا تبيعوا الورق بالورق الامثلا بمثل، ولاتشفوا بعضها على بعض، ولا تبيعوا منهما غائبا بناجذ" متفق عليه.

وفي لفظ " الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبُرّبالبُرّ و الشعير بالشعير، والتمر بالتمر، والملح بالملح مثلا بمثل، يدابيد، فمن زاد او استزاد فقد أربى اربى، الآخذ والمعطي فيه سواء " رواه احمد

والبخاري وفي لفظ" لاتبيعوا الذهب بالذهب، ولا الورق بالورق الاوزنا بوزن، مثلا بمثل ، يدابيد، سواء بسواء" رواه احمد ومسلم. (صحيح بخاري، كتاب البيو ع، باب الربا)

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے سے نہ بیچو، مگر برابر برابر۔ بعض کو بعض سے کم یا زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی سے نہ بیچو، مگر برابر برابر اور بعض سے کم یا زیادہ نہ کرو اور سونے چاندی میں سے موجود کو غائب سے نہ بیچو۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: سونا سونے سے، چاندی چاندی سے، گیہوں گیہوں سے، جو جو سے، کھجور کھجور سے اور نمک نمک سے برابر برابر اور ہاتھ بہ ہاتھ بیچو، (برابر ہوں اور نقد ہوں)۔ اگر کسی نے زیادہ دیا، یا زیادہ لیا تو اس نے سود لیا، اس میں لینے دینے والے دونوں برابر ہیں۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: سونا سونے سے اور چاندی چاندی سے نہ بیچو، مگر ہم مثل، نقد اور برابر برابر۔

- **بیع عربون (بیعانہ) کی ممانعت**

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع العربان (سنن ابي داؤد، كتاب البيو ع، باب في العربان: ۳۵۰۲)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربون سے منع فرمایا ہے۔

تشریح: عربون سے مراد یہ ہے کہ خریدار معاہدہ کرتے وقت بائع کو بطور سائی، یا بیعانہ کچھ رقم دے دے اور معاہدے میں شرط یہ ہو کہ اگر خریدار نے مقررہ وقت پر رقم ادا کر دی تو بیعانہ قیمت میں شمار ہوگا۔ دوسری صورت میں بائع کو حق حاصل ہوگا کہ وہ بیعانہ کی رقم ضبط کر لے۔ یہ بیع حنبلی

فقہاء کو چھوڑ کر باقی تمام فقہاء کے نزدیک ناجائز ہے۔ان کے نزدیک ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھانے کے مترادف ہے۔

- **جو چیز بائع کے قبضے میں نہ ہو،اس کی فروخت کی ممانعت**

عن حكيم بن حزام قال : يا رسول الله !يأتيني الرجل فيريد مني البيع ليس عندي أفأبتاعه له من السوق؟قال: لا تبع ماليس عندک (سنن ابي داؤد ، كتاب البيو ع ،باب الرجل يبيع ما ليس عنده:۳۵۰۳)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی شخص آتا ہے اور مجھ سے کچھ خریدنا چاہتا ہے اور وہ میرے پاس موجود نہیں ہوتی تو کیا میں بازار سے خرید کر اسے دے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے،اس کی سودے بازی مت کرو۔

- **ایک چیز کو دو قیمتوں پر بیچنے کی ممانعت**

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين في بيعة (سنن ترمذي ، كتاب البيو ع ،باب ما جاء في النهي عن بيعتين في بيعة: ۱۲۳۱' سنن أبي داؤد'كتاب البيوع'باب فيمن باع بيعتين: ۳۴۶۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چیز کو (نقد کم، اُدھار زیادہ) دو قیمتوں پر (کسی ایک قیمت کے تعین، اُس پر اتفاق اور سودے کی تکمیل کے بغیر) بیچنے سے منع فرمایا۔

ابوداؤد کی روایت میں اضافہ ہے: فله أوكسهما أو الربا، یعنی وہ دونوں میں سے کم قیمت کا حق دار ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں وہ ربا کا مرتکب ہوگا۔

- **دھوکا دینے کی ممانعت**

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه

وسلم مر علی صبرة من طعام فأدخل يده فيها فنالت أصابعه بللا فقال يا صاحب الطعام ما هذا؟ قال : أصابته السمآء يا رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: أفلا جعلته فوق الطعام حتى يراه الناس؟ ثم قال : من غش فليس مني (صحيح مسلم: كتاب الايمان ، باب قول النبي ﷺ: من غشنا فليس منا: ۱۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلے کے ایک ڈھیر پر گزر ہوا، آپؐ نے اس میں ہاتھ ڈالا تو انگلیوں کو نمی محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا: اے غلے والے! یہ کیا؟ وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! بارش ہوگئی تھی، آپ نے فرمایا: تو تو نے اسے (نم دار غلے کو) ڈھیر کے اوپر کیوں نہ کردیا تاکہ لوگ دیکھ سکیں، پھر فرمایا: جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

- بیچتے وقت مال کا نقص بتانے کی ترغیب

عن واثلة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: لايحل لأحد يبيع شيأ إلابين مافيه ولا يحل لمن علم ذلك إلا بينه (المستدرک على الصحيحين، ۲: ۱۲ كنز العمال ، ۲: ۲۵)

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز فروخت کرے، تاوقتیکہ اس کے اندر جو خوبی یا خرابی ہے، اسے بیان نہ کردے۔ اسی طرح اگر (بائع کے علاوہ) کسی شخص کو اس کا علم ہوگیا ہے تو وہ دوسروں کو اس کے متعلق صاف صاف بتادے۔

- جھوٹی بولی دینے کی ممانعت

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن النجش .(صحيح بخاري ، كتاب البيوع ، باب النجش و من قال لا يجوز ذلك البيع: ۲۱۴۲)

☆امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی☆

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھاؤ بڑھانے کی غرض سے) جھوٹی بولی دینے سے منع فرمایا ہے۔

- **بیع وشراء میں دھوکا دینے کے لیے قسمیں کھانا**

عن أبي هريرة رضي الله عنه يقول:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ثلاثة لاينظرالله إليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم : رجل كان له فضل ماء بالطريق فمنعه من ابن السبيل ورجل بايع إمامًا لايبايعه إلا لدنيافإن أعطاه منها رضي وإن لم يعطه منها سخط ، ورجل أقام سلعته بعد العصر فقال: والله الذي لاإله غيره لقد أعطيت بها كذا وكذا فصدقه رجل (صحيح بخاري ، كتاب المساقاة ،باب إثم من منع ابن السبيل من الماء:۲۳۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین افراد ایسے ہیں جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو نظرِ (کرم) کریں گے، نہ انہیں پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، ایک وہ شخص جو رہ گزر پر زائد پانی کا مالک ہے اور مسافروں کو نہیں دیتا، اور دوسرا وہ شخص جو کسی امام کی بیعت دنیا کی غرض سے کرتا ہے۔ اگر وہ اس کی مرضی کے مطابق (اُس کو دنیوی مفادات) دیتا ہے تو اس سے راضی وخوش رہتا ہے اور اگر نہیں دیتا تو اس سے ناراض ہوتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جس نے کسی شخص کے ساتھ عصر کے بعد سودا کیا اور اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ مجھے اس چیز کا اِتنا اور اِتنا دیا گیا ہے تو دوسرے نے اس کی تصدیق کی، (یعنی اس کی بات مان لی جب کہ وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا تھا)۔

إن أبا هريرة رضي الله تعالى عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: الحلف مُنَفِّقَة للسِّلْعَة مُمْحِقَة للبركة (صحيح بخاري، كتاب البيوع، باب يمحق الله الربا و يربي الصدقات:۲۰۸۷)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ قسمیں کھانے سے سودا تو بک جاتا ہے، لیکن اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

- سودے پر سودا کرنے کی ممانعت

عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لابيع بعضكم على بيع بعض ولا تلقوا السلع حتى يُهْبَطَ بها إلى السوق(صحيح بخاري ، كتاب البيوع ، باب النهي عن تلقي الركبان: ٢١٦٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے، اور تجارتی مال کا آگے جا کر سودا نہ کرے، حتیٰ کہ وہ منڈی میں جا کر اتارا جائے۔

- منڈی سے باہر مال خریدنے کی ممانعت

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتلقى الجلب(صحيح مسلم، كتاب البيوع ، باب تحريم تلقي الجلب: ١٥١٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ لانے والوں سے منڈی سے باہر راستے میں جا کر ملنے اور مال خریدنے سے منع فرمایا ہے، ایک اور روایت میں فرمایا: ایسا سودا ہو جانے کے بعد جب مال کا مالک منڈی میں آئے تو اسے سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

- قبضے سے پہلے سامان کی فروخت کی ممانعت

عن زيد بن ثابت أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن تباع السلع حيث تباع حتى يحوزها التجار إلى رحالهم (سنن أبي داؤد، كتاب

البیوع، باب بیع الطعام قبل أن یستوفي: ۳۴۹۹)

حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے اس سے منع فرمایا کہ جنس جہاں سے خریدی ہے، وہیں بیچ دی جائے یہاں تک کہ تاجر اسے اٹھا کر نہ لے جائیں۔

● تھنوں میں دودھ کو روکنے کی ممانعت

قال أبو هريرة رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تصروا الإبل والغنم فمن ابتاعها بعد فإنه بخير النظرين بعد أن يحتلبها إن شاء أمسک وإن شاء ردها وصاع تمر(صحيح بخاري، كتاب البيوع،باب النهي للبائع أن لا يحفّل الإبل و البقرة والغنم: ۲۱۴۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو، اگر ایسی حالت میں کسی نے کوئی جانور خرید لیا تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے کہ دودھ دوہ کر پسند آئے تو رکھ لے، ورنہ واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے دے۔

تشریح: تھنوں میں دودھ روک کر جانور بیچنا، تا کہ خریدار یہ سمجھے کہ جانور زیادہ دودھ دینے والا ہے، دھوکے کی ایک شکل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا جانور خریدنے والے کو سودا فسخ کرنے کا حق دیا ہے۔

عن ابن عمر رضى الله عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال : إذا تبايع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار مالم يتفرقا وكانا جميعا أو يخير أحدهما الآخر فتبايعا على ذلک فقد وجب البيع وإن تفرقا بعد أن يتبايعا و لم يترک واحد منهما البيع فقد وجب البيع (صحيح بخاري ، كتاب البيوع ،باب إذا خير أحدهما صاحبه بعد البيع فقد وجب البيع: ۲۱۱۲)

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو آدمی لین دین کریں تو ان میں سے ہر ایک کو (سودا فسخ کرنے کا) اختیار ہے جب تک کہ وہ ایک مجلس میں اکٹھے رہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں، یا ان میں سے ایک فریق دوسرے کو (تین دن کے اندر سودا فسخ کرنے یا برقرار رکھنے کا) اختیار دے دے، لیکن اگر ان کا سودا اس طور پر ہوا ہو کہ کسی دوسرے کو اختیارِ فسخ نہ دیا ہو تو جدا ہونے پر بیع لازم ہو جائے گی۔

- **فروخت شدہ چیز سے فائدہ اٹھانے کی شرط لگانا**

عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم قال: كيف ترى بعيرک أتبيعنيه ؟ قلت : نعم ' فبعته إياه فلما قدم المدينة غدوت إليه بالبعير فأعطاني ثمنه .

وفي رواية : فاستثنيت حملانه إلى أهلي .وفيها:ما كنت لآخذ جملک فخذ جملک فذاک مالک (صحيح بخاري كتاب الاستقراض ، باب من اشترى بالدين و ليس عنده ثمنه:۲۳۵۸، كتاب الشروط' باب إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى مكان:۲۷۱۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں شریک ہوا۔ (سفر کے دوران میں) آپ نے پوچھا، آپ کا اونٹ کیسا ہے؟ کیا یہ اونٹ مجھے بیچو گے؟ میں نے کہا۔ جی ہاں، اور میں نے آپ کو یہ اونٹ بیچ دیا، مدینہ پہنچنے کے بعد میں اونٹ لے کر آپ کے پاس پہنچا، آپ نے اس کی قیمت مجھے ادا کر دی۔

ایک اور روایت میں ہے: میں نے یہ شرط رکھی تھی کہ میں گھر تک اس پر سواری کروں گا۔ اور اس میں ہے: آپ نے فرمایا: میں تمہارا اونٹ لینا نہیں چاہتا تھا، جاؤ اپنا اونٹ لے لو، وہ تمہارا ہے۔

- خیار شرط کی اجازت

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال رجل للنبي ﷺ أني أخدع في البيوع فقال: إذا بايعت فقل: لا خلابة ولي خيار ثلاثة أيام، فكان الرجل يقوله (صحيح بخاري : كتاب الاستقراض، باب ما ينهى عن إضاعة المال: ۲۴۰۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے لین دین میں دھوکہ ہو جاتا ہے، تو آپ نے فرمایا: تم جب بھی سودا کرو تو کہہ دیا کرو: لا خلابة، یعنی دھوکا نہیں، اور مجھے تین دن کے اندر سودا فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس کے بعد اس شخص کا یہی معمول تھا، (یعنی سودا کرتے وقت وہ یہ الفاظ ادا کیا کرتا تھا)۔

- ادھار سودے کی صورت میں رہن کی اجازت

عن عائشة رضي الله تعالى عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى من يهودي طعاما إلى أجل ورهنه ذرعا له من حديد (صحيح بخاري، كتاب البيوع ، باب شراء النبي ﷺ بالنسيئة: ۲۰۶۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

غلط اندازِ فکر اور غلط ترجمہ کی آفات

حضرت علامہ سید محمد ذاکر حسین شاہ صاحب سیالوی کی تازہ تصنیف شائع ہوگئی ہے......